سورۃ آل عمران

تلك الرسل

سورة البقرة

رکوع نمبر 1

رسول ہمارے محسن

Main points of Ruku 1

1. رسولوں کے مراتب ہیں
2. اختلاف اللہ کی مشیت کے مطابق ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ
كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾

”یہ سب رسول ہیں ان کے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ان میں سے کچھ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور بعض کو اس نے درجات میں بلند کیا اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں دیں اور ہم نے روح پاک کے ساتھ اس کو قوت عطا کی اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ لوگ جو ان کے بعد تھے آپس میں نہ لڑتے، اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آئیں، لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے کوئی ایمان لایا اور ان میں سے کسی نے کفر کیا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے“ (253)

رسول کون تھے؟

- تمام رسول اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ تھے۔
- کوئی شخص اپنی طرف سے رسالت کا دعویٰ تو کر سکتا ہے لیکن اس کا یہ دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی انسان اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کا، رسالت کا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔
- اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جانتی ہے کہ وہ یہ کام کس سے لے۔

رسولوں کے احسانات

- رسولوں کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے انسانوں کو بتایا کہ
- وہ کس لئے پیدا کیے گئے ہیں۔۔۔؟ ان کا مقصد زندگی کیا ہے۔۔۔؟
- انہوں نے کیوں زندہ رہنا ہے۔۔۔؟ اپنی زندگی میں کیا کرنا ہے۔۔۔؟
- اور اپنی زندگی میں یہ طریقہ کیوں جاری رکھنا ہے؟
- انبیاءؑ نے یہ بتایا کہ زندگی صرف دنیا کی زندگی نہیں ہے بلکہ اس کے بعد آنے والی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے اور اس کے لیے اپنی اس زندگی میں تیاری کرنی ہے۔
- رسولوں نے انسانوں پر احسان کیا کہ انھیں اپنے خالق سے متعارف کروایا۔

ہدایت پر اختیار

اللہ تعالیٰ نے چونکہ ہدایت کا راستہ اختیار کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا اس لیے:

1

کوئی اپنے اختیار کا صحیح استعمال کر کے مومن بن جاتا ہے

2

کوئی اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے کافر بن جاتا ہے

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 1

پارہ نمبر 3

Dont's

- آپس میں لڑنا (البقرہ:253)
- باہمی اختلاف کرنا (البقرہ:253)
- کفر میں مبتلا ہونا (البقرہ:253)

Do's

- ایمان (البقرہ:253)

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 1

Commitment Points

آج کے دن یہ سوچنا ہے

- رسول میرے لیے کیسے رحمت ہیں؟
- رسولوں کے میری ذات پر کیا احسانات ہیں؟

Commitment Points

❖ رسولوں کے جو احسانات ہیں ان میں سے پانچ احسانات کو جو اپنی ذات کے حوالے سے ہوں feel کریں۔

رکوع نمبر 2

اللہ کی راہ میں خرچ

Main points of Ruku 2

1. انفاق
2. دین
3. اللہ کا تعارف
4. ولی

حساب کتاب کا دن آنے سے پہلے مال خرچ کرو

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی تجارت ہو گی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی سفارش اور کافر ہی ظالم ہیں“ (254)

انفاق

1. اللہ کے لئے
2. اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے
3. اس دن سے پہلے جب نہ خرید وفروخت ہو گی
اور نہ دوستی چلے گی اور نہ سفارش ہی ہو گی

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایمان کا تقاضا پورا کرنے کا حکم دیا

اس رزق میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں دیا ہے

اس خرچ کا مقصد کیا ہے

1. اپنے رب کو راضی کرنا
2. دل کی تنگی کو دور کرنا

انفاق کا مقصد

شریعت میں مقصد دین کی حفاظت ہے

- دین کی حفاظت چند لوگوں کا کام نہیں
- اس دین کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے
- دین کی حفاظت کے لیے اپنا شیئر، اپنا حصہ ضرور ڈالنا ہے

حصہ کیسے ڈالا جاسکتا ہے؟

1. اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کی ترویج واشاعت کے لیے مال لگا کر
2. اس علم کی ترویج واشاعت کے لیے صلاحیتیں لگا کر
3. اصلاح کے لیے جہاں جہاں جو کوششیں کی جارہی ہیں اُن میں اپنا حصہ ڈال کر

سیدنا ابو برزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قیامت والے دن کسی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے (پانچ چیزوں کی بابت) نہ پوچھ لیا جائے:

(1) اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کن کاموں میں ختم کیا؟

(2) اس کے علم کے متعلق کہ اس کے مطابق کیا کیا؟

(3) اس کے مال کے بارے میں اس نے اسے کہاں سے کمایا اور

(4) کہاں خرچ کیا؟

(5) اور اس کے جسم کے بارے میں کہ کن چیزوں میں اسے بوسیدہ کیا (کھپایا)؟“

(جامع ترمذی: 2417)

وہ اپنے آپ کو بظاہر آزاد محسوس کرتا ہے،
اصلاً وہ آزاد نہیں ہے، یہ آزادی جواب دہی پر منتج ہو گی

انسان جوابدہ ہے

انسان اپنے علم

اپنی عمر

اپنے مال

کے بارے میں اللہ رب العزت کے آگے جواب دہ ہو گا

آیت الکرسی قرآن کریم کی سب سے بزرگ آیت

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ
اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾

"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، اس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں سفارش کرے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سموئے ہوئے ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے" (255)

آیۃ الکرسی تمام آیتوں کی سردار

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر چیز کی کوہان اور بلندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۃ البقرہ ہے

اور اس میں بھی آیۃ الکرسی تمام آیتوں کی سردار ہے۔“

(ترمذی:2878)

اللہ تعالیٰ کا تعارف

زندہ جاوید

کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے

اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں

اس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے۔

اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔

کسی کو علم تب ملتا ہے جب اللہ چاہتا ہے۔

اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے

آسمان و زمین کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی

وہ بزرگ و برتر ہے

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے
سوا کوئی معبود نہیں"

❖ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے لہٰذا ہر قسم کی عبادت اور اطاعت اسی کے لئے ہونی چاہئے کیونکہ وہ تمام صفات سے متصف اور عظیم نعمتیں دینے والا ہے

اَلْحَیُّ ”ہمیشہ زندہ ہے“

- وہ ہستی ہے جسے کامل حیات حاصل ہو
- تمام صفات ذاتیہ اس کو مستلزم ہے مثلاً سننا، دیکھنا، جاننا
- اور قدرت رکھنا وغیرہ

(تفسیر سعدی:301/1)

اَلْقَیُّوْم

"ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے"

❖ وہ ذات ہے جو خود قائم ہو
❖ دوسروں کا قیام اس سے ہو

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

”کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں سفارش کرے“

- اللہ تعالیٰ شفاعت کا مالک ہے
- جس بندے پر رحم کرے گا اس کے حق میں شفاعت کی اجازت دے گا
- اجازت ملنے سے پہلے کوئی شفاعت نہیں کر سکے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

"وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے"

- اس کا علم کامل ہے
- وہ ماضی، حال اور مستقبل کا علم رکھتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے علیم ہونے کے عقیدے کی وجہ سے مومن اس ذات سے قلبی اور ذہنی تعلق میں بندھ جاتا ہے
- وہ ہر لمحے اللہ تعالیٰ کو خود پر نگران محسوس کرتا ہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

”اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سموئے ہوئے ہے“

❖ حافظ ابو بکر بن مردویہ نے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کیونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے الکرسی کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں الکرسی کے مقابلے میں ایسے ہی ہیں جیسے کہ چٹیل زمین پر پھینکا ہوا چھلہ ہو اور بلاشبہ عرش کی الکرسی پر برتری چٹیل زمین کی اس چھلے پر فوقیت کی مانند ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر: 332/1)

ہدایت اور گمراہی اختیار کرنے میں انسان کو آزادی ہے

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

”دین میں کوئی زبردستی نہیں، یقیناہدایت گمراہی سے صاف واضح ہو چکی، چنانچہ جو باطل معبود کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جس نے کبھی ٹوٹنا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (256)

دین

اس معاملے میں کوئی زبردستی نہیں

حق و باطل کو واضح کر دیا گیا ہے

دین قبول کرنے کے لئے طاغوت کا انکار کرنا پڑتا ہے

دین قبول کرنے والا مضبوط سہارا تھام لیتا ہے جو ٹوٹنے والا نہیں

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ

”چنانچہ جو باطل معبود کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے“

- جو شخص اللہ تعالیٰ کے تمام شریکوں، بتوں اور تمام معبودان باطلہ کو ترک کر دے جن کی عبادت کی شیطان دعوت دیتا ہے
- اللہ تعالیٰ کی توحید کو اختیار کرے صرف اور صرف اس کی عبادت کرے
- صدق دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

" اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے دوست باطل معبود ہیں، وہ ان کو روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں" (257)

ولی

اہل ایمان کا ولی اللہ تعالیٰ ہے، تاریکیوں سے روشنی میں لاتا ہے

کافروں کے ولی طاغوت ہیں، روشنی سے تاریکیوں میں لے جاتے ہیں

ایمان والوں کی اللہ تعالیٰ سے دوستی

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے“

- وہ رب سے محبت رکھتے ہیں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے
- وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے
- جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بنالیں!

رکوع نمبر 2

Do's

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا (انفاق) (البقرۃ: 254)

طاغوت کا انکار کرنا (البقرۃ: 256)

اللہ پر ایمان (البقرۃ:256)

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 2

پارہ نمبر 3

Dont's

کفر کی روش اختیار کرنا (البقرۃ:257)

طاغوت کو اپنا ولی بنانا (البقرۃ:257)

Commitment Points

آیۃ الکرسی پڑھنے کو اپنی عادت بنانا ہے

- صبح و شام
- ہر فرض نماز کے بعد
- شعوری طور پر اللہ کی صفات پر غور کرتے ہوئے پڑھنی ہے

Commitment Points

❖ کچھ نہ کچھ روزانہ خرچ کرنا ہے

❖ ماہانہ خرچ/دینی ضروریات کے لیے خرچ کا پروگرام بنانا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 3

کائنات کے حقائق

(اللہ تعالیٰ کی ذات، زندگی، موت اور زندگی بعد موت کے ثبوت
کیلئے تین واقعات پیش کئے گئے ہیں)

Main points of Ruku 3

1. نمرود
2. تباہ شدہ بستی
3. سیدنا ابراہیمؑ

نمرود کے دربار میں سیدنا ابراہیمؑ نے رب کا تعارف کروایا

﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ ۘ
اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ ؕ
قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ
الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ﴾

”کیا آپ نے اس کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکومت دی تھی جب ابراہیم نے کہا ”میرا رب تو وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے۔“ اس نے کہا: ”میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں“ ابراہیم نے کہا: ”اللہ تعالیٰ تو بلاشبہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پھر تم اس کو مغرب سے نکال لاؤ“ تو وہ حیران رہ گیا جس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“ (258)

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

نمرود

1. سیدنا ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا
2. جھگڑا یہ تھا کہ تیرا رب کون ہے؟
3. ابراہیمؑ کا جواب: رب زندہ کرتا اور مارتا ہے
4. نمرود نے کہا: میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں
5. سیدنا ابراہیمؑ نے دلیل دی۔ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے پھر تو اس کو مغرب سے نکال کر دیکھا دے
6. اللہ تعالیٰ کا فیصلہ: اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا

موت کے بعد زندگی کا تجربہ

﴿اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ
مَوۡتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَ ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ
بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ ۚ
وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا
ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ﴾

”یا اس شخص کی مانند جس کا گزر ایک بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں کے اوپر اوندھی پڑی تھی، اس نے کہا: ”اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو کیسے زندہ کرے گا؟“ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو سو سال تک موت دے دی، پھر اس کو زندہ کیا اور پوچھا: ”تم کتنی دیر رہے؟“ اس نے کہا، ”میں ایک دن یا اس کا کچھ حصہ رہا،“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلکہ تم سو سال تک رہے، سو اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو وہ بالکل بھی خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو اور تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے نشانی بنائیں اور ہڈیوں کی طرف دیکھو کیسے ہم ان کو اٹھا کر جوڑتے ہیں پھر ان کو گوشت پہناتے ہیں“ پھر جب اس پر خوب واضح ہو گیا تو اس نے کہا: ”میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر واقعتاً پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے“ (259)

تباہ شدہ بستی

Visitor کون تھے؟ سیدنا عُزیرؑ۔

confusion کیا تھی؟ اللہ تعالیٰ کیسے زندگی بخشے گا؟

100 سال کیلئے سلادیا، جگایا اور کھانے پینے کے سامان اور گدھے کی زندگی سے ثابت کیا دوبارہ زندگی ممکن ہے

سیدنا ابراہیمؑ کو مردوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کروایا گیا

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ
تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ
الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا
ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾

”اور جب ابراہیمؑ نے کہا: ”اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور کیا تو یقین نہیں رکھتا؟“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں؟ لیکن اس لیے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو پرندوں میں سے چار لے کر انہیں اپنے سے مانوس کرو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ٹکڑا رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تمہاری طرف بھاگتے چلے آئیں گے۔“ اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے“ (260)

سیدنا ابراہیمؑ کا سوال

تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟

اللہ تعالیٰ کا جواب

چار پرندوں کو مانوس کرلو پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردو، بلاؤ بھاگتے ہوئے چلے آئیں گے

اللہ تعالیٰ غلبے والا ہے، حکمت والا ہے

رکوع نمبر 3

Do's

- حق کی دعوت کے لئے مخالفین دلائل دینا (البقرۃ: 258)
- ایمان پر اطمینان (البقرۃ260)

Dont's

- جھگڑا کرنا (البقرۃ:258)
- ظلم کرنا (البقرۃ:258)

Commitment Points

دعوت دینے کے لیے بہترین طریقے

- انبیاء کے طریقہء دعوت کو اپنانا
- مناظرانہ طریقہ اختیار نہیں کرنا
- مخالفین کو اپنا حریف نہیں سمجھنا
- سوالوں کا جواب تسلی بخش طریقے سے دینا
- فطرت انسانی کو سمجھنے کی کوشش کرنی ہے
- دعوت دیتے ہوئے کائنات کی گواہی پیش کرنی ہیں

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 3

Commitment Points

❖ شکر کا مزاج پیدا کرنا ہے ۔دنیا کو اپنے لئے
ایمانی رزق کا دستر خوان بنانا ہے

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 4

انفاق فی سبیل اللہ کی مثالیں اور انفاق کے آداب

Main points of Ruku 4

1. مثالیں
2. انفاق کے آداب

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا اجر

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

”جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے جیسی ہے جو سات خوشے اگاتا ہے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے کئی گنا بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (261)

انفاق فی سبیل اللہ

جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے جیسی ہے

جس کو بونے سے سات بالیاں نکلیں

اور ہر بالی میں سو دانے ہوں

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 4

انفاق فی سبیل اللہ

انفاق کا اجر کیسے بڑھتا ہے؟

1. جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو
2. جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے

سیدنا خریم بن فاتِک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے
اس کے لیے سات سو گنا اجر لکھا جاتا ہے۔“

(جامع ترمذی:1625)

اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں ہے

ایسا نہیں کہ اسے معلوم ہی نہ ہو کہ
کون دوگنے چوگنے ثواب کا مستحق ہے!
وہ خوب جانتا ہے اور پورا پورا اجر دے گا

اللہ تعالیٰ کا انفاق کر کے احسان نہ جتلانے اور تکلیف نہ پہنچانے والوں سے اجر کا وعدہ

﴿اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾

”وہ جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر جو انہوں نے خرچ کیا اس کے پیچھے نہ کسی طرح کا احسان جتلانا لاتے ہیں اور نہ ہی کوئی تکلیف پہنچانا، ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے“ (262)

احسان نہ جتلانے سے کیا مراد ہے؟

احسان جتلانے سے مراد ہے کہ جس پر صدقہ کیا ہو
اس پر صدقہ کی تعداد وغیرہ کا ذکر کیا جائے
تاکہ اپنی بڑائی ثابت کی جائے۔

احسان جتلانا گھٹیا، ناپسندیدہ، مکروہ کام ہے

احسان جتلانے والے کے
اندر تکبر جنم لیتا ہے

جو ابلیس جیسا فعل ہے

اور تکبر کی وجہ سے پھر باقی بُرائیاں جنم لیتی ہیں

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک وصاف کرے گا (معاف کرے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

’اے اللہ کے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے، یہ کون لوگ ہیں؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔‘‘

(صحیح مسلم: 293)

اچھی بات کہنا اور در گزر کرنا صدقہ دے کر اذیت پہنچانے سے بہتر ہے

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ﴾

”اچھی بات کہنا اور در گزر کرنا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے پیچھے کسی طرح کی اذیت پہنچانا ہو اور اللہ تعالیٰ بہت بے پرواہ، بے حد بردبار ہے“ (263)

قول معروف

سوال کرنے والے سے
نرمی اور شفقت سے بات کرنا
اور دعائیہ کلمات سے جواب دینا

در گزر کرنا

سوال کرنے والے کے فقر اور
اس کی ضرورت کا لوگوں کے سامنے
اظہار نہ کرنا اور اس کی پردہ پوشی کرنا

﴿وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ﴾ ”اور اللہ تعالیٰ بہت بے پرواہ، بے حد بردبار ہے“

غَنِیٌّ

وہ کبھی کسی چیز کا محتاج نہیں ہوتا۔
وہ کسی بھی دیئے جانے والے صدقے سے بے پرواہ ہے

﴿وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ﴾ ”اور اللہ تعالیٰ بہت بے پرواہ، بے حد بردبار ہے“

حَلِیْمٌ

وہ انسان کو وجود دیتا ہے، رزق دیتا ہے،
اور وہ اس کا شکر ادا نہیں کرتے لیکن اللہ تعالیٰ
فوراً سزا نہیں دیتا۔ انسانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ
سے بردباری سیکھیں

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔“ لوگوں نے پوچھا: ”اے اللہ کے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔“ لوگوں نے کہا کہ ”اگر اس کی طاقت نہ ہو؟“ فرمایا کہ ”پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرے۔“ لوگوں نے کہا کہ ”اگر اس کی بھی سکت نہ ہو۔“ فرمایا: ”پھر اچھی بات پر عمل کرے اور بری باتوں سے باز رہے، اس کا یہی صدقہ ہے۔“ (صحیح بخاری: 1445)

صدقہ ضائع نہ کرنے کا حکم اور ریاکاری کی مثال

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ
كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا
يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات احسان جتلانے اور تکلیف پہنچانے سے ضائع نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا، تو اس کی مثال ایک صاف چٹان کی مثال جیسی ہے جس پر کچھ مٹی ہو، پھر اس پر زوردار بارش پڑے تو اس کو ایک سخت چٹان چھوڑ جائے، جو انہوں نے کمایا اس میں سے کسی چیز پر وہ قدرت نہیں رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“ (264)

مثالیں

1. جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

☆ایک دانے میں سات سٹے ہر سٹے میں سو دانے

2. ریاکار کا خرچ

چٹان (دل کی سختی) ہر مٹی کی تہہ (ظاہری دینداری) بارش سے (صدقہ) مٹی بہہ گئی۔

☆نیت کی خرابی سامنے آگئی

انفاق کے آداب

1. احسان نہ جتائیں
2. تکلیف نہ دیں
4. ریاکاری نہ کریں
5. اللہ تعالیٰ اپنی آیات اس لیے بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر کرو۔

صدقے کا ثواب ضائع کیسے ہوتا ہے؟

جس دل کے اندر ایمان کی تازگی نہیں ہوتی وہ چاہتا ہے کہ اپنی نیکی کا اظہار کرے اس طرح وہ دکھاوے کے لیے عمل کر کے ریاکاری کرتا ہے جس میں نہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ ہوتا ہے اور نہ اس سے اجر و ثواب کی امید ہوتی ہے۔ ایسا صدقہ صرف مال کا ضیاع ہے جس سے کچھ ہاتھ نہیں آتا، ہاں نیکی برباد اور گناہ لازم ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔“

(مسند احمد، الترغیب والترہیب: حدیث 43)

رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾

”اور ہم ان کے ہر عمل کی طرف آئیں گے جو انہوں نے کوئی بھی عمل کیا تھا تو ہم اسے اڑتی ہوئی خاک بنا دیں گے۔“

(الفرقان:23)

قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کو آگ لگ رہی ہو گی۔ نیک اعمال خاک کی طرح ہو جائیں گے۔ آج ارادہ کر لیں:

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیک جذبے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ بھی کرنا ہے اور دیگر نیک اعمال انجام بھی دینے ہیں۔

رضائے الٰہی اور ثابت قدمی کے لیے خرچ کرنے کی مثال

﴿وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾

”اور ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں اور اپنے دلوں میں پختگی پیدا کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال ایک ایسے باغ کی مثال کی طرح ہے جو کسی اونچی جگہ پر ہو اسے زور کی بارش پہنچے تو وہ اپنا پھل دوگنا لائے، پھر اگر اسے زور کی بارش نہ بھی پہنچے تو کچھ شبنم ہی کافی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب دیکھنے والا ہے“ (265)

مثالیں

اللہ کی رضا کے لئے خرچ

3

☆اونچی جگہ پر باغ (ایمان سے بھرا دل) زور کی بارش
(شدید نیکی کی خواہش سے کیا گیا خرچ (دوگنا پھل ہلکی پھوار سے بھی فائدہ ہے۔

صدقہ مومن کو ایمان
پر جماتا ہے، ثابت قدمی لاتا ہے

نیک عمل کر کے برائیاں کرنے والے کی مثال

﴿اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ
وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾

”کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں
کا ایک باغ ہو جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں اس کے لیے اس میں
ہر قسم کے پھل ہوں اور اس تک بڑھاپا آپہنچے ؟
اور اس کے کمزور بچے ہوں، پھر اس کو ایسا بگولا آپہنچے جس میں آگ بھی
ہو تو وہ جل جائے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول کر آیات بیان
کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو“ (266)

نیک عمل کر کے برائیاں کرنے والے کی مثال

شانِ نزول سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آپ لوگ جانتے ہو یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی ہے؟ ”کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو؟“ سب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بہت خفا ہو گئے اور کہا، صاف جواب دیں کہ آپ لوگوں کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے یا نہیں۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ”امیر المومنین! میرے دل میں ایک بات آتی ہے۔“

نیک عمل کر کے برائیاں کرنے والے کی مثال

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بیٹے! کہو اور اپنے کو حقیر نہ سمجھو۔“
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ اس میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیسے عمل کی؟ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ عمل کی۔
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”یہ ایک مال دار شخص کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نیک عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ شیطان کو اس پر غالب کر دیتا ہے، وہ گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس کے اگلے نیک اعمال سب غارت ہو جاتے ہیں۔“

(صحیح بخاری کتاب التفسیر: 4538)

موت کے وقت تک انسان اپنے اعمال سے غافل نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ غافل ہو گا تو شیطان اُس پر غالب آجائے گا اور پچھلے اعمال بھی ضائع کروادے گا۔

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 4

Do's

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا (البقرۃ: 261)

اللہ کی راہ میں خرچ کر کے دکھ نہ دینا (البقرۃ: 263)

بھلی بات کہنا (البقرۃ: 263)

در گزر کرنا (البقرۃ:263)

رکوع نمبر 4

Do's

اللہ کی راہ میں خرچ کر کے احسان نہ جتانا (البقرۃ: 262)

اللہ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرنا (البقرۃ:265)

دل کے پورے ثبات کے ساتھ خرچ کرنا (البقرۃ: 265)

رکوع نمبر 4

Dont's

- خرچ کر کے احسان جتانا (البقرہ:262)
- خرچ کر کے دکھ دینا (البقرہ:262)
- ریاکاری (البقرۃ:264)
- کفر (البقرۃ:264)

Commitment Points

- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مشکل راستے اختیار کر کے اپنے آپ کو ایمان پر ثابت قدم رکھنا ہے
- دین کی اشاعت کے کاموں میں خرچ کرنا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 5

انفاق کے راستے

Main points of Ruku 5

1

انفاق کے راستے

جس چیز کو خود پسند نہیں کرتے، اسے دوسروں کو دینے سے بھی گریز کرو

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴾

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہیں اور اس میں سے جو تم خرچ کرتے ہو گندی چیز کا ارادہ نہ کرو حالانکہ تم خود ہی اس کو لینے والے نہیں ہو مگر یہ کہ تم اس کے بارے میں آنکھیں بند کر لو اور جان لو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا بے پرواہ، بے حد خوبیوں والا ہے“ (267)

شان نزول

براءؓ کہتے ہیں کہ آیت «ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون» ہم گروہ انصار کے بارے میں اتری ہے۔ ہم کھجور والے لوگ تھے، ہم میں سے کوئی آدمی اپنی کھجوروں کی کم و بیش پیداوار و مقدار کے اعتبار سے زیادہ یا تھوڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا۔ بعض لوگ کھجور کے ایک دو گچھے لے کر آتے، اور انہیں مسجد میں لٹکا دیتے، اہل صفہ کے کھانے کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ تو ان میں سے جب کسی کو بھوک لگتی تو وہ گچھے کے پاس آتا اور اسے چھڑی سے جھاڑتا کچی اور پکی کھجوریں گرتیں پھر وہ انہیں کھا لیتا۔

شان نزول

کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں خیر سے رغبت و دلچسپی نہ تھی، وہ ایسے گچھے لاتے جس میں خراب، ردی اور گلی سڑی کھجوریں ہوتیں اور بعض گچھے ٹوٹے بھی ہوتے، وہ انہیں لٹکا دیتے۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت «یاأیھا الذین آمنوا أنفقوا من طیبات ما کسبتم۔۔۔» نازل فرمائی۔ لوگوں نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کو ویسا ہی ہدیہ دیا جائے جیسا دین سے بیزار لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیا تو وہ اسے نہیں لے گا اور لے گا بھی تو منہ موڑ کر، اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص اپنے پاس موجود عمدہ چیز میں سے لانے لگا۔

(جامع ترمذی کتاب تفسیر القرآن: 2987)

انفاق فی سبیل اللہ

صدقے کی قبولیت کے لیے ضروری ہے

- کمائی پاک ہو
- حلال ہو

شیطان مفلسی کا خوف دلا کر بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

”شیطان تمہیں مفلسی کا خوف دلاتا ہے اور تمہیں شرم ناک بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (268)

شیطان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتا ہے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کے معاملے میں شیطان دل
میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ خرچ کروگے تو فقیر ہو جاؤ گے

انفاق کے راستے

پاکیزہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

انفاق سے رکنا نہیں ہے

ردی چیزیں صدقے کے لئے نہ چھانٹیں

شیطان نیکی سے روک کر بے حیائی اپنانے کا حکم دیتا ہے

شیطان مفلسی سے ڈرا کر صدقے سے روکتا ہے

صدقے سے رک کر بے حیائی کے کام نہیں کرنے

انفاق کے راستے

انفاق کرنے پر دل کی آمادگی حکمت ہے
جو بہت بڑی دولت ہے۔

چھپا کر دینے سے
برائیاں محو ہو جتی ہیں

ہر نفقہ و نذر صدقہ ہے،
جو اللہ کے لئے ہو۔

انفاق کرنے میں انسان کا اپنا بھلا ہے
اس کا پورا اجر انسان کو ملے گا۔

ظاہر کر کے صدقات دیے جا سکتے
ہیں (حالات کی ضرورت پر)

انفاق کے مستحقین دین
کے خدمت گار ہیں

اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں حکمت عطا کرتے ہیں

﴿یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

”وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت عطا کی گئی یقیناً اس کو بہت بھلائی دے دی گئی اور عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں“ (269)

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے

سیدنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

حکمت سے مراد قرآن کی سمجھ ہے

اللہ تعالیٰ کی آیات کا فہم ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کا ارادہ ہے

جسے اللہ تعالیٰ نفع مند علم، عمل صالح کی توفیق اور شریعت
کے اسرار اور حکمتوں سے واقفیت دے دیں
تو اس سے بڑھ کر کیا بھلائی ہو گی کہ دنیا و آخرت کی ناکامیوں سے
بچ کر دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہو جائے۔

نفع مند علم، عمل صالح کی توفیق

یہ نعمت اللہ تعالیٰ خاص بندوں کو عطا فرماتے ہیں

یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔

انسان جو کچھ خرچ کرتا ہے یا نذر مانتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾

”اور جو بھی تم خرچ کرو، کوئی خرچ، یا جو بھی نذر مانو، کوئی نذر تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں“ (270)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جانے والا مال

نہایت بلند درجات تک لے جاتا ہے

یہ سمجھ مل جانا بہت بڑی بات ہے

نذر (منّت ماننا)

آدمی اپنی کسی مراد کے برآنے پر کوئی ایسا نیک کام صدقہ کرنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے جو اس کے ذمے فرض نہ ہو۔

(تیسیر القرآن: 220/1)

چھپا کر صدقہ دینا بہتر ہے

﴿اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ‌ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ؕ وَيُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ﴾

”اگر تم صدقات ظاہر کرو تو کیا ہی اچھا ہے اور اگر تم اسے چھپاؤ اور انہیں ضرورت مندوں کو دو تو وہ تمہارے لیے بہت زیادہ بہتر ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری کچھ برائیاں تم سے دور کر دے گا، اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے“ (271)

اگر تم صدقات ظاہر کرو تو کیا ہی اچھا ہے

جو صدقہ فرض ہو اس
کو اعلانیہ (ظاہر کر کے) دینا افضل ہے

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 5

خفیہ صدقہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خفیہ صدقہ کرنا باری تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔"

(طبرانی)

نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ تمہارے صدقے پر پورا پورا اجر دیا جائے گا

﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾

”ان کو ہدایت دینا آپ کا ذمہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور خیر میں سے جو کچھ تم خرچ کروگے وہ تمہارے ہی لئے ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں خرچ کرتے ہو اور خیر میں سے جو کچھ تم خرچ کروگے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا“ (272)

صدقات علم حاصل کرنے والوں کے لیے ہیں

کل بھی حصولِ علم کے لیے جو لوگ آتے تھے اپنے کاروبار سے، اپنی تجارت سے کٹ جاتے تھے کیونکہ علم کے حصول کی وجہ سے انہیں اتنا موقع نہیں ملتا تھا، اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ آج بھی لوگ علم کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر، اپنی مصروفیات ترک کر کے آتے ہیں اُن کے لیے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ دین کی تعلیم کے لیے جو خرچ کیا جائے وہ بہت زیادہ اجر کا باعث ہے، صدقہ جاریہ کے کاموں میں سے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک یا دو کھجور، ایک یا دو لقمے
دربدر لیے پھریں بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا رہے
اور اگر تم دلیل چاہو تو (قرآن سے) اس آیت کو پڑھ
لو کہ "وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے۔"

(صحیح بخاری کتاب التفسیر: 4539)

نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ تمہارا ہر صدقہ قبول ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں پورا پورا اجر دے گا۔

صدقات علم حاصل کرنے والوں کے لیے ہیں

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي
الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ
لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

”صدقات ان فقراء کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں روکے گئے ہوں، وہ زمین میں سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، ناواقف آدمی سوال سے بچنے کی وجہ سے انہیں مال دار سمجھ بیٹھتا ہے، آپ انہیں ان کے چہرے ہی سے پہچان جائیں گے، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے، اور جو مال میں سے بھی تم خرچ کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو خوب جاننے والا ہے“ (273)

رکوع نمبر 5

Do's

- مال کا بہترین حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا (انفاق) (البقرہ:267)
- چشم پوشی کرنا (البقرہ:267)
- معاملہ فہمی (البقرہ:269)
- اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنا (البقرہ:272)
- باتوں سے سبق سیکھنا (البقرہ:269)

رکوع نمبر 5

Do's

چھپا کر صدقہ کرنا (البقرہ:271)

عقل سے کام لینا (البقرہ:269)

رکوع نمبر 5

Dont's

- اللہ کے راستے میں دینے کے لیے بُری چیزیں چھانٹنے کی کوشش کرنا (البقرہ:267)
- مفلسی سے ڈرنا (البقرہ:268)
- بے حیائی کے کام کرنا (البقرہ:268)
- ظلم کرنا (البقرہ:272)

Commitment Points

- اللہ تعالیٰ کواپنااوراپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا سمجھنا ہے
- اپنی پسند کو اللہ تعالیٰ کی پسند میں ڈھالنا ہے
- دین کی خدمت کے لیے خود بھی مال لگانا ہے، ترغیب بھی دلانی ہے

انشاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 6

سود حرام ہے

Main points of Ruku 6

1. صدقات
2. سود

جو لوگ رات، دن، کھلے، چھپے صدقہ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے

﴿اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾

”جو لوگ اپنے مال رات اور دن، چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے“ (274)

جو لوگ کھلے چھپے
اور اعلانیہ صدقہ
وزکوۃ دیتے ہیں

اس کی وجہ سے
اچھے اخلاق نشو ونما پاتے ہیں

حرص اور بخل دور ہوتا ہے

صدقات

1. اجران کے رب کے پاس ہے
2. نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہونگے

سود خوروں کا انجام

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾

”جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، چنانچہ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آجائے، سو وہ باز آجائے تو جو پہلے گزر چکا وہ اس کے لیے ہے، اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے، اور جو دوبارہ سود کھائیں تو وہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں“ (275)

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 6

سود خور

1. قیامت کے دن اپنی قبروں سے ایسے اٹھیں گے گویا شیطان نے انہیں دیوانہ بنا دیا ہو
2. انہیں سخت سزا ملنے کا یقین ہو گا
3. روپے کے پیچھے پاگل ہے
4. عقل سے بعید حرکات کرتا ہے

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ﴾

”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے، گناہ گار کو پسند نہیں کرتا“

(276)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے
یعنی دور کر دیتا ہے اُس کی برکت لے
جاتا ہے۔ جس مال میں سود شامل ہو اُس
مال کو ہلاک کر دیتا ہے

وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ

جس مال سے صدقہ دیا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ اس میں برکت نازل کرتا
ہے اور اس کے ثواب کو بڑھاتا ہے

چار خصوصیات رکھنے والے اپنے رب کے پاس اجر پائیں گے

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴾

”یقیناجولوگ ایمان لائے اورانہوں نے نیک عمل کیے اور نماز قائم کی اورزکوٰۃ ادا کی،ان کے لیے ان کا اجران کے رب کے پاس ہے،ان پرنہ کوئی خوف ہوگا اورنہ وہ غمگیں ہوں گے“ (277)

سورۃ البقرۃ
پارہ نمبر 3
مومن
اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے
رسولوں پر ایمان رکھتا ہے
جو اس نے نازل کیا اس پر ایمان رکھتا ہے
نیک عمل کرتا ہے
نماز قائم کرتا ہے
زکوٰۃ ادا کرتا ہے
سخاوت کرتا ہے
وہ چاہتا ہے کہ اس سے ہر ایک کو فائدہ حاصل ہو جائے
| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

جو سود میں سے باقی رہ گیا، اسے چھوڑ دو

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے
ڈر جاؤ اور جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم
ایمان والے ہو“ (278)

سود چھوڑ دو

یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو سود باقی رہ گیا ہے اُس کو ترک کر دو اگر تم ایمان والے ہو۔ سیدنا عمر سے منقول ہے:

سود کو بھی چھوڑ دو اور اس کے
متشابہہ چیزوں کو بھی

سودی کاروبار سے باز نہ آنے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اعلان جنگ ہے

﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَـكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ‌ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ﴾

”پھر اگر تم نے (ایسا) نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کا اعلان سن لو، اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا“ (279)

سود چھوڑ دو

جس نے اللہ تعالیٰ کی نصیحت قبول نہ کی اور سود سے باز نہ آیا وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے والا ہے۔

کیسے ممکن ہے کہ ایک کمزور انسان اپنے رب سے جنگ کر سکے جو کہ غالب اور حکمت والا ہے۔

لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

اگر اصل زر سے زیادہ وصول کروگے تو وہ سود تمہاری طرف سے ظلم ہوگا اور اگر تمہیں اصل زر نہ دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا لہٰذا نہ ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

سود

سود خور دیوانے ہیں

سود خوروں کا موقف تجارت:
سود جیسی چیز ہے

اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال
اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے

سود خوری سے باز آجائیں تو:
☆جو گزر چکا وہ اس کے لیے ہے۔
☆اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

اللہ تعالیٰ سود کا مٹھ مار دیتا ہے
اور صدقات کو نشو نما دیتا ہے۔

جو سود باقی رہ گیا ہے
اسے چھوڑ دیں

سود

سودی کاروبار جاری رکھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جائو

صدقہ کر دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے

توبہ کے بعد اصل مال لینے کا حق ہے

اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو جب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائو گے اور ہر شخص کو پورا پورا دے دیا جائے گا جو اس نے کمایا۔

مقروض کو کشائش تک مہلت دے دو

تنگ دست کو مہلت دینا یا صدقہ ہی کر دینا تمہارے لیے باعث اجر ہے

﴿وَاِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ ؕ وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾

”اور اگر کوئی تنگ دست ہو تو آسانی تک (اسے) مہلت دینا ہے، اور تمہارا صدقہ کرنا ہی تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو“ (280)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک آدمی مر گیا اور جنت میں داخل ہوا تو اسے کہا گیا:
تو کیا عمل کیا کرتا تھا؟ اسے یاد آیا یا یاد کرایا گیا۔ تو اس نے کہا: میں
لوگوں کو مال فروخت کرتا تھا اور میں تنگ دست کو مہلت دیتا
اور سکوں کے پرکھنے یا نقد میں درگزر کرتا تھا۔
تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔“

(صحیح مسلم: 399)

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 6

قرآن مجید کی آخری آیت

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾

”اور اس دن سے ڈرو جس میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا جائے گا پھر ہر نفس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا“ (281)

قرآن مجید کی آخری آیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نصیحت کی اور انہیں یاد دلایا ہے کہ یہ دنیا زوال پزیر ہے اور یہاں کے اموال اور دیگر سب نعمتیں ختم ہو جانے والی ہیں۔

رکوع نمبر 6

Do's

- کھلے چھپے خرچ کرنا (البقرہ: 274)
- دن رات خرچ کرنا (البقرہ: 274)
- ایمان لانا (البقرہ: 277)
- عمل صالح کرنا (البقرہ: 277)
- نماز قائم کرنا (البقرہ: 277)
- زکوٰۃ ادا کرنا (البقرہ: 277)

رکوع نمبر 6

Do's

- اللہ کا خوف رکھنا (البقرہ: 278)
- توبہ کرنا (البقرہ: 279)
- قرض دار کو مہلت دینا (البقرہ: 280)
- قرض دار پر صدقہ کرنا (البقرہ: 280)

رکوع نمبر 6

Dont's

- سود کھانا (البقرہ: 275)
- ناشکرا پن (البقرہ: 276)
- گناہ گاری (البقرہ: 276)
- تجارت کو سود جیسا سمجھنا (البقرہ: 276)
- ظلم (البقرہ: 279)

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 6

Commitment Points

❖ اگر سود لیتے یا سود دیتے ہیں تو یہ نیت کرنی ہے کہ سود لینا یا دینا چھوڑ دینا ہے

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 7

قرض کا قانون

Main points of Ruku 7

1

قرض کا قانون

قرض کے معاملے میں

Documentation کا حکم

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ
عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ
كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا
تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا
شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم کسی مقررہ مدت تک باہم قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والے پر لازم ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے ،اور کسی لکھنے والے کو لکھنے سے انکار بھی نہیں کرنا چاہئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے (لکھنا) سکھایا پس لازم ہے کہ وہ لکھے اور لازم ہے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذمے حق (قرض) ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے جو اس کا رب ہے اور اس میں سے کچھ نہ کم کرے پھر جس شخص کے ذمے حق (قرض) ہوا گر وہ ناسمجھ یا کمزور ہو یا خود لکھوانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کے مختار پر لازم ہے کہ انصاف کے ساتھ لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کو گواہ بنالو، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

ان لوگوں میں سے جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کرتے ہو، تاکہ ان دونوں (عورتوں) میں سے ایک بھول جائے تو ان میں سے ایک دوسری کو یاد کرادے اور گواہ انکار نہ کریں جب بھی انہیں گواہی کے لیے بلایا جائے اور تم اس سے نہ اکتاؤ کہ تم اسے لکھو، معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی مقررہ مدت تک۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف والا ہے اور گواہی کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو، مگر یہ کہ تجارت نقد ہو جس کا لین دین کرتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا کہ تم اس کو نہ لکھو اور جب تم آپس میں سودا کرو تو گواہ بنالیا کرو اور کسی کاتب کو اور کسی گواہ کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً وہ تمہاری بڑی نافرمانی ہو گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے" (282)

سفر میں قرض کی Documentation نہ ہو سکے تو رہن لازم ہے

﴿وَاِنۡ كُنۡتُمۡ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمۡ تَجِدُوۡا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ ؕ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا فَلۡيُؤَدِّ الَّذِى اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكۡتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنۡ يَّكۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ﴾

”اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو قبضے میں دیا گیا
رہن لازم ہے پھر اگر تم میں سے کوئی کسی پر اعتبار کرے تو جس پر
اعتماد کیا گیا اس پر لازم ہے کہ وہ اس کی امانت ادا کرے اور
اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو
اس کو چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گناہ گار ہے، اور جو کچھ تم کرتے
ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب جاننے والا ہے“ (283)

اگر تم سفر میں ہو اور کاتب نہ پاؤ تو تحریر کی بجائے قرض دینے والے کے پاس کوئی چیز گروی رکھ کر اس کے قبضے میں دے دو۔ قرض دینے والا اسے قبضے میں رکھے گا۔ یہ اس کے پاس ضمانت ہے کہ قرض واپس مل جائے گا۔

فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ

رہن کے ساتھ قبضے کی شرط ہے۔
بلاقبضہ کوئی رہن نہیں۔ رہن کا مقصد اعتماد اور اعتبار ہے۔
اس لیے سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے۔ رہن رکھی ہوئی
چیز سے قرض خواہ کو خود فائدہ اٹھانے کا حق نہیں۔

اگر کوئی کسی کو امانت دار سمجھتا ہو اور اس کی امانت
کا اعتبار ہو تو کتابت نہ کروانے اور گواہ نہ بنانے میں کوئی
حرج نہیں۔ جس پر اعتماد کیا گیا ہو اسے اللہ تعالیٰ سے
ڈر کر پوری امانت ادا کرنی چاہیے

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

قرض کا قانون

قرض کا لین دین اگر مدت مقرر تک ہو تو اللہ کا حکم ہے اس کو لکھ لیا کرو

قرض پر دو گواہ بنالو

قرض کو وہ شخص لکھوائے جن کے ذمے حق آتا ہو۔

اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

قرض لینے والا نا سمجھ کمزور ہو تو ولی لکھوائے گا انصاف کے ساتھ

قرض پر گواہوں کو انکار نہیں کرنا چاہیے

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر 3

قرض کا قانون

تجارتی معاملہ کرتے وقت گواہ کر لیں

سفر کی حالت میں رہن بالقبض پہ معاملہ ہو سکتا ہے

تجارتی لین دین اگر دست بدست ہو تو چاہے نہ لکھا جائے

قرض لینے والا امانت ادا کرے

بزنس کے معاہدے میں گواہی ضروری ہے

گواہی کو نہ چھپائو

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ

شہادت نہ چھپاؤ یعنی امانت میں خیانت نہ کرو۔ گواہی چھپانا کبیرہ گناہ ہے۔

رکوع نمبر 7

Do's

- قرض کے لین دین کو لکھنا (البقرہ:282)
- لکھنے سے انکار نہ کرنا (البقرہ:282)
- انصاف کے ساتھ documentation کروانا (البقرہ:282)
- معاملات میں کمی بیشی نہ کرنا (البقرہ: 282)

رکوع نمبر 7

Do's

- گواہوں کا انتظام کرنا (البقرہ:282)
- گواہی دینے سے انکار نہ کرنا (البقرہ:282)
- documentation میں سستی نہ کرنا (البقرہ:282)
- گواہوں کی عدم موجودگی میں رہن بالقبض پر معاملہ کرنا (البقرہ: 283)

رکوع نمبر 7

Do's

امانت ادا کرنا (البقرہ: 283)

گواہی نہ چھپانا (البقرہ: 283)

رکوع نمبر 7

Dont's

- شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا (البقرہ:282)
- کاتب اور گواہ کو ستانا (البقرہ:282)
- گواہی چھپانا (البقرہ:283)
- گناہ میں آلود ہونا (البقرہ:283)

Commitment Points

❖ اگر کبھی قرض لینے اوردینے کی نوبت آئی تواللہ کے قانون سے روگردانی نہیں کریں گے

❖ یہ جاننا ہے کہ عورت کی نصف گواہی کے خلاف کتنی NGOsاس وقت کام کررہی ہیں؟

انشاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 8

دین کی اصل بنیاد
(توحید، اللہ تعالیٰ اور بندے کا حقیقی تعلق)

Main points of Ruku 8

1. ایمان
2. ایمان والوں کی خصوصیات

جو چیز دل میں قرار پکڑے، اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا

﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

”جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کا ہے اور جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم وہ ظاہر کرو یا اسے چھپائو، اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے“ (284)

جو چیز بھی دل میں قرار پکڑے اور اعمال سے ظاہر ہو مثلاً کینہ حسد وغیرہ، اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا۔ اس کی رحمت ہے کہ صرف ان وسوسوں اور ارادوں پر وہ مؤاخذہ کرتا ہے جن کو دل میں پختہ کر لیا جائے۔

عرش تلے کا خزانہ

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ ز
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾

”رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اس کے رب کی جناب سے اس کی طرف نازل کیا گیا ہے اور مومن بھی، سب ہی اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، اس کے رسولوں میں سے ہم کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے۔ اور انہوں نے کہا: ”ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی جانب لوٹ کر جانا ہے“ (285)

عرش تلے کا خزانہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ اسلام کے جاننے والوں میں سے کوئی شخص آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے بغیر سو جائے یہ وہ خزانہ ہے جو تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش تلے کے خزانہ سے دیئے گئے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر 1/385)

ایمان

اللہ تعالیٰ پر

فرشتوں پر

کتابوں پر

رسولوں پر

آخرت پر

ایمان والوں کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ سے خطاؤں اور بھول چوک کی معافی چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ایسے بوجھ نہ ڈالے جو اُٹھانے کی طاقت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی سنتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کا یقین رکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ سے نرمی، درگزر، کافر قوم کے مقابلے میں مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں

یہ یقین رکھتے ہیں ہر شخص کی نیکی اور برائی کا وبال اسی پر ہے

صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا بناتے ہیں

اللہ تعالیٰ سے قصوروں پر گرفت نہ کرنے کی دعا مانگنی چاہیے

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

”اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا، اے ہمارے رب! اور ہم پر ویسا ہی بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا، جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور تو ہم سے نہ اٹھوا جس کی ہم میں طاقت ہی نہیں، اور ہم سے درگزر فرما اور تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے، چنانچہ کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔“ (286)

اے ہمارے رب! ہمیں ایسی سزاؤں، تکلیفوں
اور آزمائشوں میں مبتلا نہ کرنا جن کو برداشت
کرنے کی ہم میں طاقت نہیں۔

رکوع نمبر 8

Do's

دلی معاملات پر اللہ تعالیٰ کو حساب لینے والا محسوس کرنا (البقرہ:282)

اللہ، فرشتوں، رسولوں اور کتابوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لانا (البقرہ:282)

اللہ کی ہدایات پر ایمان لانا (البقرہ:282)

رکوع نمبر 8

Do's

رسولوں کے درمیان فرق نہ کرنا (البقرہ:285)

اللہ سے بخشش کا طلب گار رہنا (البقرہ:285)

حکم سن کر اطاعت کرنا (البقرہ:285)

رکوع نمبر 8

Dont's

بدیاں سمیٹنا (البقرہ:286)

خطائیں کرنا (البقرہ:286)

اللہ کے احکامات کو بھول جانا (البقرہ:286)

Commitment Points

❖ انسانوں کوانسانوں کی غلامی سے چھڑانے اورایک اللہ کی غلامی میں لانے کے لئے رسولوں کی طرف سے شروع کی گئی کوششوں میں شامل ہونا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

سورۃ آل عمران

اس سورۃ میں ایک جگہ پر آل عمران کا تذکرہ کیا گیا ہے اسی کو سورۃ کا نام قرار دیا گیا ہے۔
اس سورۃ کی 200 آیات ہیں اور یہ 20 رکوعات پر مشتمل مدنی سورت ہے۔

رکوع نمبر 9

توحیدِ باری تعالیٰ اور انسان کے لئے ہدایت کا انتظام

Main points of Ruku 9

1. اللہ تعالیٰ
2. انسانی رہنمائی

﴿الٓمّٓ﴾

”الم“ (1)

حروف مقطعات

اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان

﴿اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

”اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں،
ہمیشہ زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے“ (2)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے

﴿نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ﴾

”اس نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے تورات اور انجیل بھی نازل کی“ (3)

قرآن مجید کو لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا

﴿مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ﴾

”اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اسی نے حق اور باطل میں فرق کرنے والا (قرآن) اتارا ہے، یقیناً جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیا، ان کے لیے زبردست عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بدلہ لینے والا ہے“ (4)

اللہ تعالیٰ کا علم ظاہر اور پوشیدہ تمام معلومات پر محیط ہے

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ﴾

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں رہتا
نہ ہی زمین میں اور نہ ہی آسمان میں“ (5)

اللہ تعالیٰ کا علم ظاہر اور پوشیدہ تمام معلومات پر محیط ہے کسی نیت اور ارادہ کو بھی اللہ تعالیٰ سے چھپایا نہیں جا سکتا اللہ تعالیٰ ہی آسمان و زمین کے غیب کو جانتا ہے

اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے رحموں میں صورتیں بنا دیتا ہے

﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾

”وہی ہے جو رحموں میں جیسے چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے“ (6)

محکم اور متشابہ آیات کے بارے میں لوگوں کے رویے

﴿هُوَ الَّذِيٓ اَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ
يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

”وہی ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری، جس میں سے بعض محکم آیات ہیں وہی کتاب کی اصل ہیں اور کچھ دوسری کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، پھر جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس میں سے ان آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں جو کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، فتنہ کی تلاش کے لئے اور اس کی اصل مراد کی تلاش کے لئے ،حالانکہ ان کی اصل مراد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور علم میں پختگی رکھنے والے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، سب ہی ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت نہیں قبول کرتے مگر جو عقل مند ہیں“ (7)

انسانی رہنمائی

تورات اور انجیل جیسی کتابیں بھیجیں

سے سبق تو دانشمند لوگ ہی لیتے ہیں

حق اور باطل کا فرق کرنے والی کتاب قرآن آئی ہے

سے فائدہ اٹھانے والے علم میں پختہ کار ہیں

رہنمائی سے بھاگنے والے متشبہات کے پیچھے پڑتے ہیں

سے فائدہ اٹھانے والے گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کرتے ہیں

رہنمائی کی بنیاد محکم آیات پر ہے

راسخ فی العلم وہ لوگ ہیں جو متواضع ہوں، جو عاجزی کرنے والے ہوں، رب کی رضا سے راضی ہوں، اپنے سے بڑوں سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے سے چھوٹے کو حقیر سمجھنے والے نہ ہوں

(تفسیر ابن کثیر: 392/1)

یااللہ! ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دینا

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

”اے ہمارے رب! آپ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دینا، اس کے بعد کہ جب آپ نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمانا، بے شک آپ ہی بے حد عطا کرنے والے ہیں“ (8)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات یہ دعا فرمایا کرتے تھے

﴿يَامُقَلِّبُ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ﴾

”اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے“

میں نے عرض کیا: آپ یہ دعا بہت زیادہ کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمام دل اللہ رحمان کی دو انگلیوں کی گرفت میں ہیں۔ جب وہ دلوں کو سیدھا کرنا چاہتا ہے سیدھا کر دیتا ہے اور جب وہ ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے (ترمذی:2140)

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو حشر کے دن جمع کرے گا

﴿رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾

”اے ہمارے رب! بلاشبہ آپ ہی لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے ہیں جس میں کوئی شک نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا“ (9)

رکوع نمبر 9

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس نے دل کے یقین اور اخلاص
کے ساتھ لاالہ الااللہ کہا اس کو جنت میں داخل کرے
گا اللہ تعالیٰ ہمیں لاالٰہ الااللہ کو سمجھنے اور اس کی شرائط
کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 9

اللہ تعالیٰ

1. اللہ تعالیٰ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے
2. ساری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے
3. اس کے سوا کوئی خدا نہیں
4. اس نے ساری کتابیں نازل کی ہیں
5. اس نے سارے انسانوں کی رہنمائی کی ہے
6. اسی نے فرقان اتارا
7. اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول نہ کرنے والے کے لیے زبردست سزا ہے

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 9

اللہ تعالیٰ

1. اللہ تعالیٰ غالب ہے
2. اللہ تعالیٰ انتقام لینے والا ہے
3. زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں
4. اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے
5. اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے
6. اللہ تعالیٰ ہی نے یہ کتاب اتاری
7. اللہ تعالیٰ دلوں کو بدل سکتا ہے
8. اللہ تعالیٰ ہی سب انسانوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے
9. اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا

رکوع نمبر 9

Do's

- علم میں پختہ ہونا (آل عمران:7)
- ایمان لانا (آل عمران:7)
- دانشمندی (آل عمران:7)
- دعائیں کرنا (آل عمران: 9،8)

رکوع نمبر 9

Dont's

ٹیڑھا پن، کجی (زیغ) (آل عمران)

فتنے کی تلاش میں ہونا (آل عمران)

Commitment Points

- علم کی ذمہ داریوں کو اپنے ذمے امانت سمجھنا ہے۔اور اُن کو پورا کرنا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 10

مرغوبات دنیا سے آخرت کی مرغوبات بہتر ہیں

Main points of Ruku 10

1. مرغوبات دنیا
2. کفار کا انجام

کافروں کے مال اور اولادیں ان کے کام نہیں آئیں گی

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡہُمۡ اَمۡوَالُہُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ شَیۡئًا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ﴾

”یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کے مال اور ان کی اولادیں اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے ہر گز کچھ بھی ان کے کام نہ آئیں گے اور وہی لوگ آگ کا ایندھن ہیں“ (10)

اللہ تعالیٰ نے پہلی قوموں کو جھٹلانے کے بدلے میں پکڑ لیا

﴿كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

”جیسے فرعون کی قوم کا اور ان سے پہلوں کا حال ہوا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں کے باعث پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے“ (11)

رکوع نمبر 9

اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر اور آیات کو جھٹلانے کے سبب انہیں پکڑ لیا تھا

عنقریب کافر مغلوب کر کے جہنم میں اکٹھے کیے جائیں گے

﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾

"آپ ان لوگوں سے کہہ دو جنہوں نے کفر کیا عنقریب تم
مغلوب کیے جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے
اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے" (12)

کفار کا انجام

1. مغلوب ہو جائیں گے
2. مال اور اولاد کام نہیں آئیں گے
3. فرعون اور پچھلی قوموں جیسا ہو گا

رکوع نمبر 10

مغلوبیت کے ساتھ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جانے
کے الفاظ سے انسان سرکشی کی وجوہات پر غور و فکر کر
کے سرکشی چھوڑنے کے لیے اندر سے مجبور ہو جاتا ہے

غزوہ بدر میں عظیم عبرت

﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ
بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ﴾

غزوہ بدر میں عظیم عبرت

”یقیناً تمہارے لیے ان دو گروہوں میں ایک نشانی تھی جو ایک دوسرے کے مقابلے میں آئے۔ ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھا، وہ کھلی آنکھوں سے انہیں اپنے سے دوگنا دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی مدد سے قوت پہنچاتا ہے۔ بلاشبہ اس میں یقیناً اہل بصیرت کے لیے بڑی عبرت ہے“ (13)

رکوع نمبر 10

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر والے دن ہمیں مشرکین کی تعداد ہمیں اس قدر کم معلوم ہوئی کہ میں نے اپنے پاس کے ایک شخص سے کہا کہ یہ لوگ تو کوئی ستر ہوں گے اس نے کہا، نہیں نہیں سو ہوں گے جب انمیں سے ایک شخص پکڑا گیا تو اس سے مسلمانوں کو یہ معلوم ہوا کہ مشرکین ہم سے دوگنے ہیں (تفسیر ابن کثیر: 1/395)

انسانوں کے لیے مرغوب چیزوں کی محبت مزین کر دی گئی ہے

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾

انسانوں کے لیے مرغوب چیزوں کی محبت مزین کر دی گئی ہے

”لوگوں کے لیے نفسانی خواہشات کی محبت خوش نما بنا دی گئی، جو عورتیں اور بیٹے اور سونا چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے اور نشان زدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی ہیں۔ یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت اچھا ٹھکانہ ہے“ (14)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3
رکوع نمبر 10

مرغوباتِ دنیا

رکوع نمبر 10

خواہشات کی محبت کی وجہ سے دنیا کا سارا کاروبار چلتا ہے اگر یہ محبت ختم ہو جائے تو کاروبارِ زندگی ختم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ان خواہشات کی محبت کو دنیا کے تسلسل کے لیے بھی بنایا اور آزمائش کے لیے بھی

آخرت کی نعمتیں دنیا کی مرغوبات سے بہتر ہیں

﴿قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ﴾

آخرت کی نعمتیں دنیا کی مرغوبات سے بہتر ہیں

"آپ کہہ دیں کیا میں تمہیں ان سب سے بہتر نہ بتاؤں؟ پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور نہایت پاک صاف بیویاں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے" (15)

رکوع نمبر 10

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کا انجام بیان فرمایا ہے کہ ان کے لیے آخرت کی نعمتیں دنیا کی مرغوبات سے بہتر ہیں وہاں کے باغات میں خوب صورت محلات، پھلوں سے لدے ہوئے درخت، ان کے نیچے سے بہتی نہریں، پاک بیویاں اور ہمیشہ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا جس سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز نہیں ان دونوں جہانوں کا موازنہ کر کے انتخاب کر لیں

مرغوبات میں امتحان ہے

آخرت میں مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آئیں گے

مرغوباتِ دنیا

مرغوبات دنیا کے مقابلے میں آخرت کی مرغوبات بہتر ہیں

مال اولاد کی محبت اسی طرح تباہ کر دے گی جیسے فرعون اور اس کے ساتھی تباہ ہوئے

دنیا کی محبت میں لڑنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لڑنے والے برابر نہیں ہیں

ایمان والے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں

﴿اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

”وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم ایمان لائے سو ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے“ (16)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہے ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں" (بخاری:1145)

متقین کی صفات

﴿اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾

”وہ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرماں برداری کرنے والے اور خرچ کرنے والے اور سحری کے اوقات میں بخشش مانگنے والے ہیں“ (17)

مرغوبات دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دینے والوں کی خصوصیات

متقی

فرمانبردار

راتوں کو استغفار کرنے والے

صابر

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے

راستباز

توحید پر پختہ ترین ثبوت

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

”اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے گواہی دی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے“ (18)

اسلام کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں کیا جائے گا

﴿اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟ قف وَمَا اخۡتَلَفَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ﴾

”یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہے، اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے اختلاف نہیں کیا۔ مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آچکا آپس میں ضد کی وجہ سے اور جو اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے“ (19)

رکوع نمبر 10

رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾

”اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہر گز قبول نہ کیا جائے گا“

(آل عمران: 85)

اگر وہ تابع ہو جائیں تو یقیناً ہدایت پا گئے

﴿فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَالۡاُمِّيّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ﴾

”پھر وہ لوگ اگر آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہہ دو کہ میں نے
اور جنہوں نے میری پیروی کی اپنے چہرے کو اللہ تعالیٰ کے تابع کر دیا،
اور آپ ان لوگوں سے جو کتاب دیے گئے اور ان پڑھوں سے کہہ
دیں: ”کیا تم تابع ہو گئے“؟ پھر اگر وہ تابع ہو جائیں تو یقیناً ہدایت
پا گئے اور اگر وہ منہ موڑیں تو آپ کے ذمے صرف پیغام پہنچا دینا ہے،
اور اللہ تعالیٰ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے“ (20)

پارہ نمبر 3

سورۃ آل عمران

دین

1 اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے

2 بنیاد اللہ تعالیٰ کی توحید پر اللہ، فرشتوں اور اہل علم کی گواہی ہے

3 اگر کوئی دین سے منہ موڑے تو آپ ﷺ کا کام تو پہنچا دینا ہے

4 اس دین سے ہٹ کر جو طریقے اختیار کر لئے گئے ہیں وہ ضد کی بناء پر ہیں

5 دین قبول کرنے والے راہ راست پا لیتے ہیں

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 10

Do's

- اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا (آل عمران:13)
- رات کی آخری گھڑیوں میں مغفرت کی دُعائیں مانگنا (آل عمران:17)
- صبر کرنا (آل عمران:17)
- سچائی پر قائم رہنا (آل عمران:17)
- فرمانبرداری پر قائم رہنا (آل عمران:17)

رکوع نمبر 10

Do's

- اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا (آل عمران:13)
- اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کرنا (آل عمران:17)
- ایمان لانا (آل عمران:17)
- استغفار کرنا (آل عمران:16)
- ہدایت پانا (آل عمران:16)
- اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا (آل عمران:20)

رکوع نمبر 10

Dont's

- کفر کرنا (آل عمران:10-13)
- آیات الٰہی کو جھٹلانا (آل عمران: 11)
- خواہش پرستی (آل عمران: 11)

رکوع نمبر 10

Dont's

ایک دوسرے پر زیادتی کرنا (آل عمران:14)

اختلافات کرنا (آل عمران: 19)

ہدایت سے منہ موڑنا (آل عمران: 20)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 10

Commitment Points

❖ خداخوفی ”تقویٰ“ کا شعور اپنے اندر پیدا کرنا ہے

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 11

اللہ ہی سارے اختیارات کا مالک ہے

Main points of Ruku 11

1. اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے

2. خود ساختہ نظریات رکھنے والے دھوکے میں ہیں

دردناک عذاب کی چارج شیٹ

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ یَقۡتُلُوۡنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیۡرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقۡتُلُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ﴾

”یقیناجو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کاانکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے انہیں قتل کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں تو آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو“ (21)

رکوع نمبر 11

اللہ تعالیٰ نے ان کی آخرت کی رسوائی کے لیے ذلیل کرنے
والے عذاب تیار کر دیے جس کی تکلیف بدنوں، دلوں اور
روحوں کے لیے ہے جس کی شدت اور دکھ کو بیان کرنا ممکن نہیں

کافروں کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴾

”یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں“ (21)

یہودی تورات اور انجیل کے حکم پر عمل کرنے کی دعوت سے پہلو بچا کر نکل جاتے ہیں

﴿اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ﴾

”کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا تھا؟ انہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے پھر ان میں سے ایک گروہ منہ موڑ لیتا ہے، اس حال میں کہ وہ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں“ (23)

خود ساختہ عقیدے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیتے ہیں

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ﴾

”یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا تھا گنتی کے چند دنوں کے سوا دوزخ کی آگ ہمیں ہر گز نہ چھوئے گی، اور اس چیز نے ان کے دین کے بارے میں انہیں دھوکے میں ڈال دیا جو وہ گھڑا کرتے تھے“ (24)

خود ساختہ نظریات رکھنے والے والے دھوکے میں ہیں

1. کتاب الٰہی سے فیصلہ نہیں لینا چاہتے
2. آخرت کی سزا کے بارے میں غلط فہمی ہے

قیامت کے دن ہر جان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

﴿فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾

”تو کیا حال ہو گا جب ہم انہیں اس دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور ہر جان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا“ (25)

مسلمانوں نے بھی یہ خود ساختہ عقیدے بنا رکھے ہیں مثلاً دین الگ چیز ہے، اس کا دنیا کے ساتھ کیا تعلق ہے، خاندانی زندگی میں دین کی کیا ضرورت ہے، لوگوں کی سوشل لائف کا دین کے ساتھ کیا تعلق ہے، دین پر عمل نہیں کیا جا سکتا، دین تو بڑا ہی مشکل ہے

اللہ تعالیٰ کے حکم، فیصلوں اور ارادے میں کوئی رکاوٹ ڈالنے والا نہیں

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

اللہ تعالیٰ کے حکم، فیصلوں اور ارادے میں کوئی رکاوٹ ڈالنے والا نہیں

”آپ کہہ دیں اے اللہ! بادشاہی کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، تیرے ہاتھ میں ہی سب بھلائی ہے، تو ہر چیز پر یقیناً پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے“ (26)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل

﴿تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ‌ وَتُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ‌ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ﴾

”تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور تو ہی مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے“ (27)

رکوع نمبر 11

اللہ تعالیٰ ہی رازق ہے، اسی کا ہر چیز پر اختیار ہے وہ جسے چاہتا ہے وسیع رزق دیتا ہے، جہاں سے انسان کو گمان بھی نہیں ہوتا اور نہ اس نے کمائی کی ہوتی ہے

کافروں کو دوست نہ بناؤ

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ
اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾

کافروں کو دوست نہ بناؤ

”ایمان والے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز میں نہیں مگر یہ کہ تم ان سے بچو، کسی طرح سے بچنا اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے“ (28)

رکوع نمبر 11

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں سے دوستی لگانے سے روکا ہے کہ نہ ان سے محبت رکھیں، نہ ان کی مدد کریں، نہ مسلمانوں کے معاملات میں ان سے مدد لیں

ہر وقت اللہ تعالیٰ کے علم کو ذہن میں رکھنا چاہیئے

﴿قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡہُ یَعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕ وَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ﴾

"آپ کہہ دو جو تمہارے سینوں میں ہے، تم اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اور جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے" (29)

رکوع نمبر 11

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے کہ دلوں کو پاک کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے علم کو ہر وقت اپنے ذہن میں زندہ رکھنا چاہیے کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور قرآن مجید کی کسی آیت یا رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث پر غور و فکر یا ایسے علم کو سمجھنے کی کوشش جن میں اُن کو فائدہ ہو اللہ تعالیٰ کی مخلوق یا اس کی نعمت کے بارے میں سوچنا یا اس کے بندوں کی بھلائی کے بارے میں سوچنا یہ اُس کو نصیب ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہمارے گناہوں سے پاک کر دے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرما دے آمین

حشر کے دن اعمال کے سرمائے کے سامنے انسان کی تمنا

﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا
عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ﴾

حشر کے دن اعمال کے سرمائے کے سامنے انسان کی تمنا

”جس دن ہر نفس اس کو موجود پائے گا جو اس نے نیکی کی اور جو اس نے برائی کی، اس دن آدمی تمنا کرے گا کاش! اس کے اور اس کی برائیوں کے درمیان میں بہت دور کا فاصلہ ہوتا، اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے“ (30)

رکوع نمبر 11

ایک دن ایسا آئے گا جب امتحان کا پردہ ہٹ جائے گا اور انسان
اپنے اعمال کے سرمائے کے سامنے کھڑا ہو گا اس کی نیکیاں مکمل
طور پر محفوظ ہوں گی ان میں ذرہ برابر کمی نہیں آئے گی اور
اس کی برائیاں بھی محفوظ ہوں گی

رکوع نمبر 11

Do's

- کافروں کو اپنا دوست نہ بنانا (آل عمران:21)
- اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (آل عمران: 21)

رکوع نمبر 11

Dont's

- اللہ کی آیات کا انکار کرنا (آل عمران:21)
- پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا (آل عمران: 21)
- خود ساختہ عقیدہ رکھنا (آل عمران:16)
- لوگوں کو عدل کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا (آل عمران:21)
- کتاب سے منہ موڑنا (آل عمران:23)
- کتاب کے فیصلوں سے پہلو تہی کرنا (آل عمران:20)
- دین کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہو (آل عمران:17)

سورۃ آل عمران
پارہ نمبر 3
رکوع نمبر 11

Commitment Points

- اپنے دل کواللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرنا ہے
- جواللہ کے دین اوراس کے طریقوں کے خلاف ہیں ان سے دلی دوستیاں ختم کرنی ہیں
- اپنے معاشرے کاجائزہ لیناہے کہ کون سے خود ساختہ عقیدوں نے غلط فہمیوں میں ڈال رکھاہے

انشاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 12

انبیاء کا دین ایک ہے

Main points of Ruku 12

1. اتباعِ رسول
2. انبیاء
3. آلِ عمران
4. حضرت یحییٰؑ کی خصوصیات

اللہ تعالیٰ کی محبت کا مطالبہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

”آپ کہہ دیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا، اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، بے حد رحم والا ہے“ (31)

رکوع نمبر 12

اللہ تعالیٰ کی محبت اور مغفرت نبی ﷺ کی پیروی کے ساتھ جوڑی ہوئی ہے

رکوع نمبر 12

رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہاری اطاعت اور اپنے دلوں کو پاک کرنے اور تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا

اتباع رسول سے گریز کرنے والوں کے لئے وعید

﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ﴾

"آپ کہہ دیں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ موڑ جائیں تو اللہ تعالیٰ کافروں کو یقیناً پسند نہیں کرتا" (32)

رکوع نمبر 12

اس آیت میں منکرین حدیث اور اتباع رسول سے
گریز کرنے والوں کے لئے وعید ہے کیونکہ دونوں
طرح کے لوگوں کے رویے کو اللہ تعالیٰ نے
کفر قرار دیا ہے

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمل کیا کرتے تھے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا"

(متفق علیہ، اللولوء والمرجان کتاب الجہاد :1150)

روئے زمین کے چنے ہوئے گھرانے

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں میں سے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے خاندان کو اور عمران کے خاندان کو منتخب فرمایا ہے“ (33)

رکوع نمبر 12

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اس نے ان گھرانوں کو تمام روئے زمین کے لوگوں میں سے منتخب فرمالیا تھا

انبیاء تخلیق اور اخلاق حسنہ کے لحاظ سے مشابہ تھے

﴿ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

”وہ ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (34)

عمران کی بیوی نے پیٹ کے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کرنے کی نذر مانی

﴿اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

”جب عمران کی بیوی نے کہا: ”اے میرے رب! جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے نذر مانی ہے کہ تیرے لیے آزاد چھوڑا ہوا ہو گا۔ پس آپ مجھ سے قبول فرمائیں، یقیناً آپ سب کچھ سننے والے، سب کچھ جاننے والے ہیں“ (35)

رکوع نمبر 12

سیدہ مریم علیہ السلام کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ میرے
پیٹ کا بچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا اور اس کے
بیت المقدس کی خدمت کرے گا

لڑکے پر وہ تمدنی پابندیاں نہیں ہوتیں جو لڑکی پر ہوتی ہیں

﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ
وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾

لڑکے پر وہ تمدنی پابندیاں نہیں ہوتیں جو لڑکی پر ہوتی ہیں

”پھر جب اس نے بچے کو جنم دیا تو کہا: ”اے میرے رب! میں نے تو لڑکی کو جنم دے دیا“ حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا جو اس نے جنم دیا ”اور لڑکا تو لڑکی جیسا نہیں ہوتا، اور بلاشبہ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور یقیناً میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں“ (36)

رکوع نمبر 12

کہتی ہیں لڑکا تو لڑکی جیسا نہیں ہوتا لڑکے میں وہ فطری کمزوریاں، تمدنی پابندیاں نہیں ہوتیں جو لڑکی پر ہوتی ہیں۔اس دور میں لڑکوں کی نذر دی جاتی تھی تاکہ وہ ہیکل کی خدمت کریں، صرف عبادت کے لیے وقف ہوں اور دنیا سے کٹ جائیں

اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کو نذر کے طور پر قبول فرمایا

﴿فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا
زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ
قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کو نذر کے طور پر قبول فرمایا

”سو اس کے رب نے اسے اچھی قبولیت کے ساتھ قبول فرمایا اور اس کی بہترین پرورش کی اور زکریا کو اس کا سرپرست بنایا زکریا جب کبھی اس کے پاس عبادت خانے میں آتے اس کے پاس رزق پاتے، وہ پوچھتے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ کہتیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے“ (37)

رکوع نمبر 12

دنیا کی سب سے بہتر عورت مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد تھیں

پاکیزہ اولاد کے لیے دعا

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾

”وہیں زکریا نے اپنے رب کو پکارا، اس نے کہا: ”اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بلاشبہ تو ہی دعا کا خوب سننے والا ہے“ (38)

رکوع نمبر 12

سیدنا زکریا علیہ السلام کے دل میں اولاد کے لئے دعا کرنے کا خیال بے موسم کے پھلوں کو دیکھ کر آیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں بوڑھا اور ان کی بیوی کو بانجھ ہونے کے باوجود اولاد عطا کر دے گا

سیدنا یحیٰی علیہ السلام پیدائش کی خوش خبری

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا
وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

سیدنا یحییٰ علیہ السلام پیدائش کی خوش خبری

”چنانچہ فرشتوں نے اس کو آواز دی جب کہ وہ عبادت خانے میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے: ”بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ کی خوش خبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک کلمے (عیسیٰ) کی تصدیق کرنے والا اور سردار اور اپنے اوپر بہت ضبط رکھنے والا ہو گا اور نیک لوگوں میں سے نبی ہو گا“

| Nighat Hashmi| AL NOOR International | www.nighathashmi.com | www.alnoorpk.com

بیٹے کی خوش خبری پر سیدنا زکریا علیہ السلام کی پکار

﴿قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾

”زکریا نے کہا: ”اے میرے رب! میرے ہاں بیٹا کیسے ہو گا حالانکہ یقیناً مجھ تک بڑھاپا آپہنچا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے؟“ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ”اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے“ (40)

بچے کی ولادت کے لیے نشانی مقرر کر دی گئی

﴿قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾

”زکریا نے کہا: ”اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی بتا دیں“، (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: آپ کے لیے نشانی یہ ہے کہ تین دن تک لوگوں سے کچھ اشاروں کے سوا باتیں نہ کر سکو گے اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو“ (41)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 12

Do's

اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا (آل عمران:31)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا (آل عمران:31)

اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت قبول کرنا (آل عمران:32)

اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کرنا (آل عمران:35)

اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کی قبولیت کے لئے دعائیں کرنا (آل عمران:35)

رکوع نمبر 12

Do's

- اپنی نسلوں کو شیطان مردود کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دینا (آل عمران:38)
- اپنے نفس کو روکنا (آل عمران:39)
- اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا (آل عمران:40)
- رب کو بکثرت یاد کرنا (آل عمران:41)
- صبح و شام اس کی تسبیح کرنا (آل عمران:41)

رکوع نمبر 12

Dont's

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انکار کرنا

(آل عمران:32)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 12

Commitment Points

❖ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنی ہے

انشاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 13

حضرت عیسیٰؑ کے حالات

Main points of Ruku 13

1. پیدائش
2. خصوصیات
3. معجزات
4. دعوت

سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوش خبری

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا
وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کو شروع سے بزرگی دے رکھی تھی

﴿وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

”اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کو
برگزیدہ بنایا ہے اور آپ کو پاک کیا ہے اور سب جہانوں کی عورتوں
پر آپ کو منتخب کیا ہے“ (42)

رکوع نمبر 13

جہان سے مراد ساری عورتوں پر فضیلت ہے
چند خواتین یعنی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اس فضیلت میں شریک ہونا
سیدہ مریم علیہ السلام کے اصطفاء کے منافی نہیں

﴿وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

”اور سب جہانوں کی عورتوں پر آپ کو منتخب کیا ہے“

جہان سے مراد ساری عورتوں پر فضیلت ہے۔ چند خواتین یعنی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اس فضیلت میں شریک ہونا سیدہ مریمؑ کے اصطفاء کے منافی نہیں۔

سیدہ مریم علیہا السلام کو عبادت کا حکم دیا گیا

﴿يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾

”اے مریم! اپنے رب کی اطاعت کرو، سجدے کرو اور
رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو“ (43)

کون مریم کی کفالت کرے گا؟

﴿ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ ؕ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ ۪ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ﴾

”یہ غیب کی کچھ خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں ورنہ آپ ان کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے گا اور نہ ہی آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے“ (44)

﴿اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ﴾

کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے گا“

سیدہ مریمؑ کی کفالت کے لیے قرعہ اندازی کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ ان کی والدہ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے کام کے لیے ہیکل کی نذر کیا تھا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خوش خبری

﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾

”جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی طرف سے ایک کلمے کی خوش خبری دیتا ہے، اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا، وہ دنیا و آخرت میں بہت مرتبے والا اور مقرب بندوں میں سے ہو گا“ (45)

وہ گود میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا

﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

”اور وہ گود میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا
اور وہ نیک لوگوں میں سے ہو گا“ (46)

﴿فِی الْمَھْدِ﴾

"گود میں" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

گود میں تین بچوں کے سوا کسی نے بات نہیں کی۔ ان میں سے ایک عیسیٰ ابن مریم ہیں دوسرا بنی اسرائیل کا وہ بچہ جسے جریج سے منسوب کیا گیا اور بچے نے جریج کی بریت کی اور بول کر اپنے اصلی باپ کا نام بتا دیا۔ تیسرے وہ بچہ جس نے ماں کی چھاتی چھوڑ کر کہا تھا یا اللہ! مجھے اس ظالم سوار کی طرح نہ کرنا۔"

میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا؟

﴿قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ
اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾

”مریم نے کہا: ”اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا حالانکہ کسی بشر نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا؟“ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو یقیناوہ اس سے کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے“ (47)

اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور حکمت سکھائے گا

﴿وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ﴾

”اور اللہ تعالیٰ اسے کتاب اور حکمت اور تورات
اور انجیل سکھائے گا“ (48)

سیدنا عیسیٰؑ کو معجزات عطا فرمائے گئے

﴿وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ
وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

سیدنا عیسیٰؑ کو معجزات عطا فرمائے گئے

”اور وہ بنی اسرائیل کی جانب رسول ہو گا،“ بلاشبہ میں یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں کہ میں یقیناً تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی صورت جیسی چیز بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں پیدائشی اندھے کو اور کوڑھی کو ٹھیک کرتا ہوں اور مردوں کو بھی زندہ کرتا ہوں اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو، بلاشبہ اس میں یقیناً تمہارے لئے نشانی ہے، اگر تم ایمان والے ہو“ (39)

اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت کرو

﴿وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ﴾

”اور تصدیق کرنے والا ہوں اس کے لیے جو مجھ سے پہلے تورات میں سے ہے اور تاکہ میں بعض وہ چیزیں تمہارے لئے حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں، اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور میری اطاعت کرو“ (50)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو

﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ﴾

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، چنانچہ اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے" (51)

کون اللہ تعالیٰ کی طرف میرا مددگار

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡہُمُ الۡکُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۚ وَاشۡہَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ﴾

”پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر محسوس کیا تو کہا: ”کون اللہ تعالیٰ کی طرف میرا مددگار ہے؟“ حواریوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ ہو جائیں کہ یقیناً ہم فرماں بردار ہیں“ (52)

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡہُمُ الۡکُفۡرَ﴾

"پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر محسوس کیا"

یعنی جب سیدنا عیسیٰؑ نے یہ جان لیا کہ یہودی ان کی اطاعت کرنے کے لیے تیار نہیں تو

﴿قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ﴾ "کہا: "کون اللہ تعالیٰ کی طرف میرا مددگار ہے"

سیدنا عیسیٰؑ نے اعلان فرمایا کہ کون ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار؟

﴿قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ﴾ ”حواریوں نے کہا“

حواری کا مفہوم وہی ہے جو انصار کا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی اور دین کے مددگار

ہمارا نام گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجئے

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

”اے ہمارے رب! جو آپ نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے چنانچہ ہمیں بھی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجئے“ (53)

یہودیوں نے سیدنا عیسیٰ ؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنالیا

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾

”اور انہوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں میں سے بہتر ہے“ (54)

﴿وَمَكَرُوْا﴾ ”اور انہوں نے خفیہ تدبیر کی“

یہودیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانا چاہتے تھے جس کے لیے انہوں نے ان پر الزام لگائے۔

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 13

Do's

- اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا (آل عمران:43)
- سجدے کرنا (آل عمران:43)
- اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھکنا (آل عمران:43)
- پاکیزگی اختیار کرنا (آل عمران:42)
- نیک ہونا (آل عمران:46)
- کتاب حکمت کی تعلیم حاصل کرنا (آل عمران:48)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 13

Do's

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرنا (آل عمران:48)

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احکامات کی تصدیق کرنا (آل عمران:50)

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (آل عمران:50)

اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنا (آل عمران:51)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 13

Do's

- اللہ تعالیٰ کا مددگار بننا (آل عمران:52)
- اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (آل عمران:52)
- رسول کی پیروی کرنا (آل عمران:53)
- حق کی گواہی دینا (آل عمران:53)
- اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا (آل عمران:53)

رکوع نمبر 13

Dont's

خفیہ تدابیر کرنا

(آل عمران:54)

Commitment Points

❖ یہ پختہ عزم کرنا ہے شہادت حق)حق کی گواہی(دینی ہے۔

❖ جائزہ لینا ہے کہ کیا میں حق کی گواہی دینے کیلئے تیار ہوں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 14

حضرت عیسیٰؑ اور عیسائیت کے بارے میں حقائق کی وضاحت

Main points of Ruku 14

1. حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی حقیقت
2. حضرت عیسیٰؑ کی واپسی
3. معجزات
4. مباہلہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ ؑ کو آسمانوں پر اٹھانے کا فیصلہ سنا دیا

﴿اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسٰۤى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھانے کا فیصلہ سنا دیا

”جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے قبض کرنے والا ہوں اور تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں اور ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا تجھے پاک کرنے والا ہوں اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی انہیں قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب کرنے والا ہوں جنہوں نے کفر کیا۔ پھر میری طرف تم سب کی واپسی ہے، سو میں تمہارے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے“ (55)

﴿مُتَوَفِّیْ﴾ ”میں پورا پورا لینے والا ہوں“

سے مراد ہے کہ میں پورا پورا لینے والا ہوں یعنی یہودیوں کی سازش سے بچا کر آسمانوں پر اٹھانے والا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کافروں کو دنیا اور آخرت میں سخت سزا دے گا

﴿فَاَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَاُعَذِّبُہُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۫ وَمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ﴾

”پھر جن لوگوں نے کفر کیا انہیں میں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کے لیے کوئی مددگار نہ ہوگا“ (56)

اللہ تعالیٰ ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو پورا پورا اجر دے گا

﴿وَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ﴾

"لیکن جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، تو انہیں وہ پورے پورے ان کے اجر دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا" (57)

پُر حکمت آیات اور نصیحت

﴿ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ﴾

”یہ ہے جو ہم پُر حکمت آیات اور نصیحت میں سے تم پر پڑھتے ہیں“ (58)

سیدنا عیسیٰؑ کی مثال سیدنا آدمؑ کی مثال جیسی ہے

﴿اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ﴾

”بلاشبہ عیسیٰ کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم کی مثال جیسی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس (آدم) کو مٹی سے بنایا پھر اس سے کہا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا“ (59)

﴿خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ﴾ ”اللہ تعالیٰ نے اس (آدم) کو مٹی سے بنایا“

انہیں بغیر ماں باپ کے پیدا کیا

سیدنا عیسیٰ ؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہی حق ہے

﴿اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ﴾

”یہی حق ہے تیرے رب کی جانب سے، چنانچہ آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا“ (60)

مباہلہ کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم

﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ
عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾

مباہلہ کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم

”پھر جو آپ سے اس میں جھگڑا کرے اس کے بعد جو علم میں سے آپ کے پاس آگیا تو آپ کہہ دو تم آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلائیں اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو اور تمہیں بھی بلائیں ہم گڑگڑا کر دعا کریں پس ہم جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں“ (61)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ ہیں

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

”بلاشبہ یہ یقیناً سچا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ یقیناً وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے“ (62)

اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو خوب جاننے والا ہے

﴿فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ﴾

”اگر وہ پھر بھی منہ موڑیں گے تو اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو یقیناً خوب جاننے والا ہے“ (63)

رکوع نمبر 14

Do's

رسولوں کی پیروی کرنا (آل عمران:55)

ایمان لانا (آل عمران:57)

عمل صالح کرنا (آل عمران:57)

رکوع نمبر 14

Dont's

- رسولوں کا انکار (آل عمران:55)
- ظلم کرنا (آل عمران:57)
- شک کرنا (آل عمران:60)
- علم کے بارے میں جھگڑے کرنا (آل عمران:61)

رکوع نمبر 14

Dont's

جھوٹ بولنا (آل عمران: 61)

حق سے منہ موڑنا (آل عمران: 63)

فساد کرنا (آل عمران: 63)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 14

Commitment Points

❖ انسان کو انسانوں کی غلامی سے چھڑانا ہے

ان شاء اللہ تعالیٰ

رکوع نمبر 15

اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان نظریاتی جنگ

Main points of Ruku 15

1. اہل کتاب کو دعوت
2. اہل کتاب کا حضرت ابراہیم کے بارے میں جھگڑا
3. اہل کتاب کی دشمنی

انبیاء کی اصل تعلیم توحید ہے

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا
نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

انبیاء کی اصل تعلیم توحید ہے

"آپ کہہ دیں اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ایک دوسرے کو بھی رب نہ بنائیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو آپ کہہ دیں کہ تم گواہ ہو جاؤ بلاشبہ ہم مسلمان ہیں" (64)

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾

”آپ کہہ دیں اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے“

اس کلمے سے مراد وہ کلمہ توحید ہے جس کی بنیاد پر سب متحد ہو سکتے ہیں، جس پر تمام رسولوں کا اتفاق ہے۔

تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾

”اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ تورات اور انجیل اس کے بعد ہی نازل کی گئیں تو کیا تم سمجھتے نہیں؟“ (65)

﴿لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ﴾ ”تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟“

سیدنا ابراہیمؑ کے بارے میں جھگڑنے کا مطلب یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی دونوں دعویٰ کرتے تھے کہ وہ ابراہیمؑ کے دین پر ہیں۔

اس کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں؟

﴿هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

”ہاں تم وہ لوگ ہو تم نے اس بات میں جھگڑا کیا جس کا تمہیں علم تھا پھر اس کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے“ (66)

سیدنا ابراہیمؑ کے بارے میں تمہارا جھگڑا ایسے معاملے میں ہے جس کا تمہیں علم نہیں۔ایسے موضوع پر بحث نہیں کرنی چاہیے جس کا علم نہ ہو۔

سیدنا ابراہیمؑ یکسو مسلمان تھے

﴿مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

”ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ یک سو مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہیں تھے“ (67)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیمؑ کے بارے میں واضح فرمایا

کہ وہ نہ یہودی تھے، نہ عیسائی، وہ یک سو مسلمان تھے،

مشرک نہ تھے۔

سیدنا ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ قریب نبی اکرم ﷺ اور سچے مومن ہیں

﴿اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرٰهِیۡمَ لَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾

”یقیناً لوگوں میں ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے“ (68)

ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ قریب نبی اکرم ﷺ اور سچے مومن ہیں کیونکہ اسلامی شریعت ملتِ حنیف کے سب سے قریب ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ملت ابراہیمی کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہودی مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں

﴿وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾

”اہل کتاب میں سے ایک گروہ خواہش رکھتا ہے کہ کاش وہ تمہیں گمراہ کر دیں حالانکہ وہ نہیں گمراہ کر رہے مگر اپنی جانوں کو اور وہ شعور نہیں رکھتے“ (69)

﴿وَمَا يُضِلُّونَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ﴾ ”حالانکہ وہ نہیں گمراہ کر رہے مگر اپنی جانوں کو“

اہل کتاب مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور خود گمراہ ہو جاتے ہیں۔

تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیوں کرتے ہو؟

﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ﴾

”اے اہل کتاب! تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیوں کرتے ہو؟
حالانکہ تم گواہی دیتے ہو!“ (70)

تم حق کو باطل سے گڈمڈ کیوں کرتے ہو؟

﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

”اے اہل کتاب! تم حق کو باطل سے گڈمڈ کیوں کرتے ہو اور کیوں تم حق کو چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے بھی ہو“ (71)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 15

Do's

- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا
- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنانا
- انبیاء کی پیروی کرنا
- اللہ تعالیٰ کے لیے یکسو ہونا

رکوع نمبر 15

Dont's

- بغیر علم کے بحثیں کرنا
- شرک کرنا
- انسانوں کو سیدھے راستے سے ہٹانے کی کوششیں کرنا
- گمراہی کی روش اختیار کرنا
- حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر مشتبہ بنانا
- جانتے بوجھتے حق کو چھپانا

Commitment Points

قرآن مجید ہی محفوظ پناہ گاہ ہے

❖ اہل کتاب یہودیوں اور عیسائیوں کی سازشوں سے بچنے کے لئے

Commitment Points

❖ میں نے اس قرآن کو سمجھنا ہے ❖ اس کے پیغام کو پھیلانا ہے

❖ اسلامی نقطہ نظر سے ایمان کا رشتہ ہی سب سے اہم رشتہ ہے

❖ قرآن کے دامن میں امت مسلمہ کو پناہ دلوانے کے لئے امت کو منظم طریقے سے قرآن کے راستے پر لانا ہے

رکوع نمبر 16

اہل کتاب اور اہل اسلام کے طرز عمل کی وضاحت

Main points of Ruku 16

1. اہل کتاب
2. اللہ کے ہاں نجات پانے والے

یہودیوں کی سازش

﴿وَقَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَاكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ﴾

”اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ دن کے آغاز میں تم اس پر ایمان لاؤ جو نازل کیا گیا ان پر جو ایمان لائے اور تم اس کی شام کو کفر کرو تاکہ وہ واپس لوٹ آئیں“ (72)

یہودیوں کی ایک سازش تھی جس کے ساتھ انہوں نے کمزور لوگوں پر ان کے دین کے معاملے کو خلط ملط کر دینا چاہا تھا اور وہ یہ کہ انہوں نے باہمی مشورے سے یہ بات طے کی کہ دن کے شروع کے حصے میں ایمان کا اظہار کر دیا کرو اور صبح کی نماز بھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر ادا کر لیا کرو اور جب دن کا آخری حصہ آئے تو اپنے دین کی طرف پلٹ جایا کرو تاکہ جاہل لوگ یہ کہیں کہ مسلمانوں کے دین میں نقص و عیب کی وجہ سے یہ لوگ اپنے دین کی طرف پلٹ گئے ہیں

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے

﴿وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ
اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے

”اور تم کسی کا یقین نہ کرو سوائے اس کے جو تمہارے دین کی اتباع کرے، آپ کہہ دو یقیناً ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہدایت ہے، یہ (نہ ماننا) کہ کسی ایک کو اس جیسا دیا جائے جو تمہیں دیا گیا تھا یا وہ تم سے تمہارے رب کے پاس جھگڑا کریں گے۔ آپ کہہ دیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں فضل ہے، جس کو وہ چاہتا ہے، عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے“ (73)

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے

﴿يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾

”وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے
اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے“ (74)

﴿يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ﴾ ”وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے“

رحمت سے خاص کر لینے سے مراد کسی کو اپنے دین کی نمائندگی کے لیے قبول کرنا ہے

یہودیوں کے کردار پر تبصرہ

﴿وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ ۚ وَمِنۡهُمۡ
مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَيۡهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَيۡسَ عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ
الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ﴾

یہودیوں کے کردار پر تبصرہ

”اور اہل کتاب میں سے ایسے بھی ہیں کہ آپ اگر اس کو ایک خزانے کا امین بنا دو تو بھی وہ اس کو ادا کر دے گا اور ان میں ایسے بھی ہیں کہ آپ اگر اس کو ایک دینار بھی امانت دو وہ بھی آپ کو اس وقت تک ادا نہیں کرے گا مگر جب تک آپ ان کے سر پر کھڑے رہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ یقیناً انہوں نے کہا کہ ان پڑھوں کے بارے میں ہم پر کوئی راستہ نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں“ (75)

عہد پورا کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے

﴿بَلٰی مَنۡ اَوۡفٰی بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ﴾

"کیوں نہیں؟ جو بھی اپنا عہد پورا کرے اور (اللہ تعالیٰ سے)
ڈرے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں سے محبت کرتا ہے" (76)

﴿بَلٰی مَنۡ اَوۡفٰی بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰی﴾

"کیوں نہیں جو بھی اپنا عہد پورا کرے
اور (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے"

وہی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے جو عہد پورا کرے، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ "تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ڈرنے والوں سے محبت کرتا ہے"

جو شخص حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق سب گناہوں سے بچتا ہے وہ متقی ہے جس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے خواہ وہ "عرب ان پڑھ لوگوں" میں سے ہو یا دوسروں میں سے ہو۔

دنیا کے فائدوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری سے رکنے کا انجام

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَاَیۡمَانِهِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِكَ
لَا خَلَاقَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡهِمۡ
یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیۡهِمۡ ۪ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ﴾

دنیا کے فائدوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری سے رکنے کا انجام

”یقیناجو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا“ (77)

یہودی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں

﴿وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ﴾

یہودی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں

”اور بلاشبہ ان میں یقیناً ایک گروہ وہ ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبانوں کو مروڑتے ہیں تاکہ تم اسے بھی کتاب ہی سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں“ (78)

ربانی بننے کا حکم

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾

ربانی بننے کا حکم

"کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب و حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ رب والے ہو جاؤ اس وجہ سے جو تم کتاب سکھاتے تھے اور اس وجہ سے جو تم پڑھتے تھے" (79)

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ﴾

"کسی انسان کا یہ حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب و حکمت اور نبوت دے"

اس سے مراد ہے کہ کسی انسان کے لائق نہیں جسے اللہ تعالیٰ کتاب، حکم اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ

کوئی نبی فرشتوں اور نبیو ں کو رب بنانے کا حکم نہیں دیتا

﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

”اور نہ ہی وہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بناؤ، کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا، اس کے بعد کہ تم فرماں بردار ہو“ (80)

﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا﴾

”اور نہ ہی وہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بناؤ“

کوئی نبی فرشتوں اور نبیو ں کو رب بنانے کی دعوت نہیں دیتا۔

رکوع نمبر 16

Do's

- امانت ادا کرنا (آل عمران:75)
- عہد کی پابندی (آل عمران:76)
- اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (آل عمران:76)
- کتاب و حکمت کی تعلیم حاصل کرنا (آل عمران:79)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 16

Do's

اللہ کا بن کر رہنا (آل عمران:79)

انسانوں کو اللہ والا بننے کی دعوت دینا (آل عمران:79)

دوسروں کو کتاب کی تعلیم دینا (آل عمران:79)

کتاب کو ہمیشہ سیکھتے رہنا (آل عمران:79)

پرہیز گاری اختیار کرنا (آل عمران:76)

رکوع نمبر 16

Dont's

- صبح ایمان لانا اور شام کو انکار کرنا (آل عمران:72)
- ایمان سے پھر جانا (آل عمران:72)
- تعصب میں مبتلا ہونا (آل عمران:75)
- امانت ادا کرنے میں اپنی ذمہ داری محسوس نہ کرنا (آل عمران:75)
- جھوٹ بولنا (آل عمران:75)
- اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا (آل عمران:78)

Dont's

- عہد کو بیچ ڈالنا (آل عمران:76)
- قسموں کو بیچ ڈالنا (آل عمران:77)
- اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر دوسروں کو فریب دینا (آل عمران:78)
- انسانوں کو حکم دینا کہ وہ فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بنائیں (آل عمران:80)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 16

Commitment Points

عہد کی زندگی کو نبھانا ہے

- عہد کی زندگی کو نبھانے کے لئے اللہ کی فرمابرداری کرنی ہے
- شریعت کی علڈ کردہ تمام ذمہ داریوں کو پورا کرنا
- نفع ونقصان کو نظرانداز کرکے عہد کی زندگی اختیار کرنی ہے
- دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا ہے

رکوع نمبر 17

اسلام کے ماسوا کوئی طریقہ زندگی قابل قبول نہیں

Main points of Ruku 17

1. پیغمبروں سے لیا جانے والا عہد
2. اسلام کے ماسوا کوئی طریقہ قابل قبول نہیں

انبیاء سے لیا گیا پختہ عہد

﴿وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ
قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ
فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ﴾

انبیاء سے لیا گیا پختہ عہد

”اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ یقیناً جو میں تمہیں کتاب اور حکمت میں سے عطا کروں گا، پھر تمہارے پاس ایک رسول آجائے جو تصدیق کرنے والا ہو اس کے لیے جو تمہارے پاس ہے تو لازماً تم اس پر ایمان لاؤ گے اور تم ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کرتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ہم نے اقرار کیا“ فرمایا: ”پھر گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں“ (81)

اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے یہ عہد لیا تھا کہ جس رسول کو بھی کتاب اور حکمت دی جائے گی اس کا یہ فرض ہو گا کہ بعد میں آنے والے رسول کی تائید کرے۔

اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنے والا اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے

﴿فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

”پھر اس کے بعد جس شخص نے منہ موڑا تو وہی لوگ نافرمان ہیں“ (82)

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا کسی اور کو تلاش کرتے ہیں؟

﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾

"کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا کسی اور کو تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خوشی یا ناخوشی سے اس کی فرماں برداری کرتی ہے اور اسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے" (83)

اللہ تعالیٰ نے ایمان، اطاعت اور انبیاء کے درمیان فرق نہ کرنے کا حکم دیا

﴿قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے ایمان، اطاعت اور انبیاء کے درمیان فرق نہ کرنے کا حکم دیا

"آپ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو ابراہیم پر اور اسماعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو موسیٰ کو، عیسیٰ کو اور تمام انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کی اطاعت کرنے والے ہیں" (84)

اسلام کے سوا کوئی اور دین قابل قبول نہیں

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

”اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو اس سے وہ ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا“ (85)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو
(یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔“

مرتد کو، اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

﴿ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

”اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ حالانکہ انہوں نے گواہی دی کہ یقیناً رسول سچا ہے اور ان کے پاس واضح دلیلیں بھی آچکی تھیں اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“ (86)

مرتد پر لعنت ہے

﴿اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾

”یہ لوگ، یہی سزا ہے ان کی کہ یقیناً ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے“ (87)

مرتد کو ہمیشگی کا عذاب ملے گا

﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ﴾

”اس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے“ (88)

توبہ کر کے اصلاح کرنے والوں کو بخش دیا جائے گا

﴿اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ﴾

”مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کی تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے“ (89)

ایمان لاکر کفر میں بڑھنے والوں کی توبہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ﴾

”یقیناً جن لوگوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا، پھر کفر میں بڑھتے ہی گئے، ان کی توبہ ہر گز قبول نہ کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں“ (90)

کفر کی حالت میں جان دینے والوں کا عذاب

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ
مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ
اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ﴾

کفر کی حالت میں جان دینے والوں کا عذاب

”یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور مر گئے اس حال میں کہ کافر تھے تو ان میں سے کسی ایک سے زمین بھر سونا بھی ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور اگرچہ وہ اس کو فدیے میں دے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کے لیے کوئی مددگار نہ ہو گا“ (91)

سورۃ آل عمران

پارہ نمبر 3

رکوع نمبر 17

Do's

رسولوں پر ایمان لانا (آل عمران:81)

رسولوں کی مدد کرنا (آل عمران:81)

اللہ تعالیٰ کے عہد کو قبول کرنا (آل عمران:81)

عہد کا اقرار کرنا (آل عمران:81)

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (آل عمران:84)

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا (آل عمران:84)

رکوع نمبر 17

Do's

انبیاء کے درمیان فرق نہ کرنا (آل عمران:84)

اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننا (آل عمران:84)

رسولوں کے حق پر ہونے کی گواہی دینا (آل عمران:86)

توبہ کرنا (آل عمران:89)

اصلاح کرنا (آل عمران:89)

رکوع نمبر 17

Dont's

- عہد سے پھر جانا (آل عمران:82)
- اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہنا (آل عمران:83)
- ایمان لانے کے بعد انکار کرنا (آل عمران:86)
- ظلم کرنا (آل عمران:86)
- گمراہی اختیار کرنا (آل عمران:90)

Commitment Points

- اللہ تعالیٰ نے جو عہد رسولوں سے لیا اس کو نبھانے کی ذمہ داری ہم پر بھی ہے۔
- عہد کی ذمہ داری کو قبول بھی کرنا ہے اور اس عہد کو وفا کرنا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ